احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ یکم اکتوبر 2004ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعہ یکم اکتوبر 2004ء 15 شعبان 1425 ہجری - یکم اخاء 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 222

حقوق اللہ کا خلاصہ

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا:۔ اے معاذ کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اللہ کا حق یہ ہے کہ بندے اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔

(صحیح بخاری کتاب التوحید باب فی دعاء النبی امۃ حدیث نمبر:6825)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

صفات حسنہ اور اخلاق فاضلہ کے دو ہی حصے ہیں اور وہی قرآن شریف کی پاک تعلیم کا خلاصہ اور لب لباب ہیں۔ اول یہ کہ حق اللہ کے ادا کرنے میں عبادت کرنا فسق و فجور سے بچنا اور کل محرمات الٰہی سے پرہیز کرنا اور اوامر کی تعمیل میں کمربستہ رہنا۔ دوم یہ کہ حق العباد ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرے اور بنی نوع انسان سے نیکی کرے۔ بنی نوع انسان کے حقوق بجا نہ لانے والے لوگ خواہ حق اللہ کو ادا کرتے ہی ہوں بڑے خطرے میں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ستار ہے، غفار ہے۔ رحیم ہے اور حلیم ہے اور معاف کرنے والا ہے۔ اس کی عادت ہے کہ اکثر معاف کر دیتا ہے مگر بندہ (انسان) کچھ ایسا واقع ہوا ہے کہ کبھی کسی کو کم ہی معاف کرتا ہے۔ پس اگر انسان اپنے حقوق معاف نہ کرے تو پھر وہ شخص جس نے انسانی حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہو یا ظلم کیا ہو خواہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں کوشاں ہی ہو۔ اور نماز، روزہ وغیرہ احکام شرعیہ کی پابندی کرتا ہی ہو۔ مگر حق العباد کی پروا نہ کرنے کی وجہ سے اس کے اور اعمال بھی حبط ہونے کا اندیشہ ہے۔

غرض مومن حقیقی وہی ہے جو حق اللہ اور حق العباد دونو کو پورے التزام اور احتیاط سے بجا لاوے۔ جو دونو پہلوؤں کو پوری طرح سے مدنظر رکھ کر اعمال بجا لاتا ہے وہی ہے کہ پورے قرآن پر عمل کرتا ہے ورنہ نصف قرآن پر ایمان لاتا ہے۔ مگر یہ ہر دو قسم کے اعمال انسانی طاقت میں نہیں کہ بزور بازو اور اپنی طاقت سے بجا لانے پر قادر ہو سکے۔ انسان نفس امارہ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور توفیق اس کے شامل حال نہ ہو کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا انسان کو چاہئے کہ دعائیں کرتا رہے تا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے نیکی پر قدرت دی جاوے اور نفس امارہ کی قیدوں سے رہائی عطا کی جاوے۔ یہ انسان کا سخت دشمن ہے۔ اگر نفس امارہ نہ ہوتا تو شیطان بھی نہ ہوتا۔ یہ انسان کا اندرونی دشمن اور مار آستین ہے اور شیطان بیرونی دشمن ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب چور کسی کے مکان میں نقب زنی کرتا ہے تو کسی گھر کے بھیدی اور واقف کار سے پہلے سازش کرنی ضروری ہوتی ہے۔ بیرونی چور بجز اندرونی بھیدی کی سازش کے کچھ کر ہی نہیں سکتا۔ پس یہی وجہ ہے کہ شیطان بیرونی دشمن، نفس امارہ اندرونی دشمن، اور گھر کے بھیدی سے سازش کر کے ہی انسان کے متاع ایمان میں نقب زنی کرتا ہے اور نور ایمان کو غارت کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 572)

خلیفۂ وقت کی خواہش

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نظام وصیت میں شمولیت کے سلسلہ میں فرمایا:۔

''میری خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے، اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے شامل ہوں۔ آگے آئیں اور کم از کم پندرہ ہزار اس ایک سال میں نئی وصایا ہو جائیں۔''

(اختتامی خطاب جلسہ یو۔کے یکم اگست 2004ء)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ربوہ میں بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ

ویسے تو ربوہ شہر اور گردو نواح میں گاہے بگاہے بجلی کی آنکھ مچولی جاری رہتی ہے تاہم گزشتہ چند دنوں سے اس میں قدرے اضافہ ہو گیا ہے۔ دن کے وقت جبکہ کاروبار زندگی عروج پر ہوتا ہے متعدد مرتبہ بجلی بند کی جاتی ہے اور رات کو بھی کئی کئی گھنٹے باقاعدگی سے بجلی معطل رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے بچے اور بڑے افراد آرام اور سکون کی بجائے رات بے آرامی اور پریشانی میں گزار رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں واپڈا اور متعلقہ حکام کو سختی سے نوٹس لینا چاہئے، اگر کسی جگہ کوئی مسئلہ یا خرابی ہے اسے بروقت دور کیا جانا چاہئے۔ ربوہ اور گردو نواح کے شہریوں کی طرف سے شدید احتجاج اور مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ ان کو بجلی کے بنیادی حق سے محروم نہ رکھا جائے۔ امید کی جاتی ہے کہ محکمہ واپڈا بجلی کی رو کو مسلسل بحال رکھنے کیلئے ٹھوس اقدامات کرے گا۔

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 3 اکتوبر 2004ء کو بروز اتوار ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لا رہے ہیں۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعل راہ

تلاوت قرآن کریم کے بارہ میں عہدیداران کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالنا اور اس کے معانی پر غور سکھانا، یہ ہماری تربیت کی بنیادی ضرورت ہے اور تربیت کی کنجی ہے جس کے بغیر ہماری تربیت ہو نہیں سکتی اور یہ وہ پہلو ہے جس کی طرف اکثر مربیان، اکثر صدران، اکثر امراء بالکل غافل ہیں۔ ان کو بڑی بڑی (بیوت الذکر) دکھائی دیتی ہیں، ان کو بڑے بڑے اجتماعات نظر آتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ بڑے جوش سے اور ذوق وشوق سے لوگ دور دور کا سفر کر کے آئے اور چند دن ایک جلسے میں شامل ہو گئے۔ لیکن یہ چند دن کا سفر تو وہ سفر نہیں ہے جو سفر آخرت کے لئے ممد ہو سکتا ہے۔ سفر آخرت کے لئے روزانہ کا سفر ضروری ہے اور روزانہ کے سفر میں زادراہ قرآن کریم ہے۔

چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مومن کی مثال اسی طرح دی ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ تین سو پچپن دن سوتا ہے اور پھر پانچ دس دن کے لئے جاگتا ہے اور سفر شروع کر دیتا ہے۔ فرمایا مومن کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی روزانہ سفر کر رہا ہو۔ کچھ صبح، کچھ شام کو، کچھ دوسرے وقت میں، دوپہر کو کچھ آرام بھی کر لے مگر سفر روزانہ جاری رہنا چاہئے اور ہر سفر کے لئے قرآن کریم فرماتا ہے زادراہ ہونا چاہئے اور زادراہ تقویٰ بیان فرمایا اور یہی زادراہ ہے جس کو قرآن کریم کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔

پس تقویٰ اور قرآن کریم تو روز کے سفر کے قصے ہیں۔ یہ کوئی ایک آدھ دفعہ سال میں سفر کرنے سے تعلق رکھنے والی بات نہیں، روزانہ ضرورت ہے۔ روزانہ قرآن کو پڑھنا اور روزانہ تقویٰ کے سہارے جو زادراہ ہے یعنی جس سے قوت ملتی ہے قرآن کریم سے کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل کرتے چلے جانا ہے۔ یہ وہ بنیادی امر ہے جس کے لئے صرف تنظیموں کے اجتماعات کی ضرورت نہیں تنظیموں کے اجتماعات ان باتوں میں نئی دلچسپیاں پیدا کر دیا کرتے ہیں مگر سارا سال دلچسپیاں قائم رکھنے کے لئے ماں باپ کی دلچسپی کی ضرورت ہے اور ماں باپ تب دلچسپی لے سکتے ہیں کہ پہلے اپنی ذات میں دلچسپی لیں۔ دنیا کے کسی حصہ میں پہنچے ہوں، ایک دفعہ انہیں عزم کرنا ہوگا کہ ہم نے خدا کی طرف سفر کا آغاز کرنا ہے اور یہ سفر قرآن کے بغیر ممکن نہیں اور قرآن کا سفر زادراہ چاہتا ہے۔ یعنی رستے کا سامان جو ہر مسافر ساتھ باندھ لیا کرتا ہے۔ جب بھی لوگ سفر پہ چلتے ہیں تو سوائے اس کے کہ رستے میں کچھ کھانے پینے کے ہوٹل ایسے ہوں جہاں سے چیزیں خریدنی ہوں مگر عموماً اپنے ساتھ کچھ نہ کچھ باندھ لیا کرتے ہیں اور تقویٰ ہے جس کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔

پس فرمایا (۔) اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ شک سے بالا کتاب ہے مگر اس بات میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ ہدایت صرف متقیوں کے لئے ہے۔ جو تقویٰ سے آراستہ ہوں گے ان کے لئے ہدایت کا سامان پیدا کرے گی۔ پس قرآن کا تقویٰ سے مطالعہ، یہ دو چیزیں اکٹھی کر دی گئی ہیں۔ بعض اوقات لوگ سالہا سال تلاوت قرآن کرتے ہیں مگر اس طرح جیسے طوطا رٹی ہوئی باتیں دہراتا ہے۔ اس سے زیادہ ان کو کوئی سمجھ نہیں آتی اور یہ تقویٰ سے عاری سفر ہے۔ سفر تو ہے مگر بھوکے ننگے کا سفر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تقویٰ قرآن کے تعلق میں یہ بات یاد دلاتا ہے کہ قرآن کریم میں کچھ چیزوں سے بچنے کا حکم ہے، کچھ رستوں کو اختیار کرنے کا حکم ہے اور بنیادی معنوں میں تقویٰ کا یہی معنی ہے کہ پتہ ہو کہ کہاں سے بچنا ہے اور کس رستے پہ قدم بڑھانے ہیں۔

(مشعل راہ جلد چہارم 450)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ماہر نفسیات کی آمد

مکرم ڈاکٹر فرید اسلم منہاس صاحب ماہر نفسیات مورخہ 3۔ اکتوبر 2004ء بروز اتوار ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے ہسپتال رابطہ فرمائیں۔

پلاسٹک سرجن کی آمد

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کاسمیٹک پلاسٹک سرجری اور ہیئر ٹرانسپلانٹ شروع کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں مکرم ڈاکٹر ابرار پیرزادہ صاحب پلاسٹک سرجن مورخہ 3/اکتوبر 2004ء بروز اتوار ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورت منداحباب پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت ٹیچر

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ گرلز سیکشن میں کیمسٹری پڑھانے کیلئے لیڈی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اپنی درخواستیں صدر صاحب حلقہ کی تصدیق سے بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن لکھ کر زیر دستخطی کو بھجوا دیں۔
مضمون، کیمسٹری، تعلیمی قابلیت ایم ایس سی (کیمسٹری)
نوٹ۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ مورخہ 10/اکتوبر 2004ء ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم خرم بٹ صاحب کارکن دفتر صدر عمومی ربوہ لکھتے ہیں مکرم سید فریاد احمد شاہ صاحب سیکرٹری وقف جدید ضلع جہلم کے بیٹے مکرم سید محمد علی شاہ صاحب بعمر 17 سال مورخہ 22 ستمبر 2004ء کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ مکرم مظفر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ ضلع جہلم نے پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم میاں نصیر احمد شاہ صاحب امیر ضلع جہلم نے دعا کروائی۔ احباب سے مرحوم کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نائیٹ پوسٹ آفس کی سہولت

پوسٹ آفس ربوہ (چناب نگر) میں نائیٹ پوسٹ آفس کی سہولت موجود ہے جس میں ٹکٹیں رجسٹرڈ خطوط پارسل۔ منی آرڈرز۔ بلز وغیرہ کی وصولی کی سہولت دستیاب ہے۔ احباب کو اس سہولت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔

(ناظر امور عامہ)

درخواست دعا

مکرم مرزا عبدالرشید صاحب دارالیمن غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ مکرم محمد عارف صاحب مربی سلسلہ تنزانیہ کی اہلیہ کا فضل عمر ہسپتال میں پتہ کا آپریشن ہوا ہے خدا کے فضل سے گھر آ گئی ہیں۔ شفاء کاملہ وعاجلہ اور آپریشن کے بعد پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا کریم الدین صاحب دارالیمن وسطی سلام ربوہ لکھتے ہیں۔ میرے بیٹے مکرم مرزا کبیر الدین ہمایوں صاحب دارالیمن وسطی سلام مورخہ 16 ستمبر 2004ء فضل عمر ہسپتال میں بعمر 28 سال وفات پا گئے۔ اگلے دن بروز جمعۃ المبارک نماز فجر کے بعد محلہ کی گراؤنڈ میں مکرم ملک محمد خان صاحب صدر محلہ دارالیمن وسطی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین عام قبرستان میں ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم ماسٹر محمد ارشد صاحب صدر محلہ دارالیمن وسطی حمد نے دعا کروائی۔ مرحوم ملنسار۔ محنتی۔ دیانتدار اور ہمدرد نوجوان تھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے دوسرے بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مکرمہ فلزا ناصر صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد صاحب احمد نگر ربوہ نے M.A ہسٹری کے امتحان 2004ء میں سرگودھا یونیورسٹی میں 629/1000 نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔

(نظارت تعلیم)

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

وہ جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی ہاتھ چھڑا گئے

مکرم میاں عبدالسمیع نون صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب میرے محترم استاد اور پھر میرے آقا و مرشدؒ کے چھوٹے بھائی تھے۔ بہت عزلت پسند، کم آمیز اور نفیس طبیعت پائی تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد قدرتی طور پر سیدہ حضرت اماں جان پر اداسی اور تنہائی کا احساس غالب رہتا تھا۔ تو اس کا علاج سیدنا حضرت مصلح موعود نے یہ کیا کہ حضرت خلیفہ اول کے زمانہ میں اپنے فرزند اکبر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب جبکہ ان کی عمر 7،6 سال تھی، کی انگلی پکڑے حضرت اماں جان کے پاس لے گئے اور حضرت اماں جان کے ہاتھ میں صاحبزادہ صاحب موصوف کا ہاتھ دے کر عرض کیا کہ اماں جان ناصر احمد آپ کا بیٹا ہے یہ آپ کے پاس ہی رہے گا۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب موصوف تو حضرت اماں جان کے گھر رہے۔ حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ مدظلھا کے بعد بیٹوں میں سب سے بڑے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد ہی تھے جو سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی توجہ خاص کا مرکز بنے۔ صاحبزادہ صاحب نے ایک کتاب موسومہ ''یادوں کے دریچے'' تحریر فرمائی تھی۔ غالباً طبع نہیں ہوئی۔ اس کا مسودہ میری درخواست پر حضرت ممدوح نے مجھے اپنے دستخطوں سے ارسال فرمایا تھا۔ اس میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے سیدہ حضرت اماں جان کے سپرد کرنے کا واقعہ درج ہے۔

پھر اس میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ''1924ء کے بعد شاید ہی کوئی ایسا سفر ہو جس میں حضور مجھے ساتھ نہ لے گئے ہوں''۔

میری خوش بختی کہ مجھے حضرت مسیح موعود کی ساری مبشر اولاد سے فیض پانے کے مواقع ملے۔ یہاں میں خاص طور پر سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا ذکر کروں گا۔ کہ ایک دفعہ آپ کے صاحبزادے نوابزادہ محمد احمد خان صاحب کا ایک الجھا ہوا زمین کا مقدمہ کمشنری سرگودھا میں تھا۔ جس کی پیروی اس عاجز کے سپرد تھی۔ نوابزادہ کا یہ دستور قابل صد رشک رہا کہ ضلع خوشاب میں اپنی کوٹھی جو زمینوں پر تعمیر کی ہوئی تھی وہاں رہائش رکھتے تھے یا کراچی میں جایا کرتے تھے۔ جہاں کہیں بھی ہوں تو روزانہ ایک پوسٹ کارڈ حضرت خلیفہ وقت کی خدمت میں دعا کے لئے اور ایک خط اپنی اماں جان کی خدمت میں لکھتے۔ مجھے بھی ان کے ساتھ (خان محمد احمد خان صاحب کے ساتھ) بہت قریبی تعلق رہا۔ وہ بہت مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ ان کی سیرت کے کئی حسین پہلو مجھ پر ظاہر ہوئے۔ جن کا ذکر اس جگہ موجب طوالت ہوگا۔ جو مقدمہ سرگودھا میں تھا اس سلسلے میں بھی کامیابی دعاؤں سے ہی ہوئی۔

جب مقدمہ کا فیصلہ ہوا تو موصوف کراچی میں قیام پذیر تھے۔ اور اپنی امی جان (حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ) کو مسلسل اپنی پریشانی کے عالم میں روزانہ خط لکھتے۔ میری بھی حضرت ممدوحہ سے خط و کتابت تھی۔ آپ نے مجھے لکھا کہ ''محمد احمد بہت پریشان ہے کوشش کریں کہ اسے کامیابی ہو''۔ چنانچہ حضرت صاحب کی دعاؤں سے اور سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی مقبول دعاؤں سے فیصلہ تو نوابزادہ صاحب کے حق میں ہوا۔ میں نے فیصلہ ہوتے ہی بذریعہ تار حضرت سیدہ ممدوحہ کو کامیابی کی فوری اطلاع دی۔ انہوں نے نوابزادہ صاحب کو کراچی مطلع کر دیا۔ چونکہ بیٹے کی پریشانی سے شفیق والدہ بھی متفکر تھیں۔ اس لئے میرا تار ملنے پر آپ بہت خوش ہوئیں۔ اور مجھے لکھا کہ تم آج سے میرے بیٹے ہو۔ اور مجھے اپنے ہاں طلب فرمایا اور دعائیں دیں۔ اس کے بعد میں فخر سے حضرت ممدوحہ کو حضرت امی جان لکھ کر ہی مخاطب کرتا تھا۔ ہر چھوٹے سے چھوٹے کام کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا اور مجھے آپ جواب سے سرفراز فرماتیں۔ آپ کے کچھ خطوط میرے پاس ابھی محفوظ ہیں۔ جب ایک ایک کر کے یہ مبارک نسل اللہ کو پیاری ہوئی حضرت مسیح موعود کی آخری نشانی حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ تھیں وہ بھی مجھ پر محض للہ بے حد مہربان تھیں۔ جب وہ فوت ہوئیں تو برادرم عبدالمنان ناہید صاحب نے نوحہ لکھا تھا ایک شعر اس طرح تھا۔ ؎

صبا قادیاں کو بھی جا کر بتا
کہ آج اس کا الدار خالی ہوا

کیونکہ آپ حضرت مسیح پاک کی صاحبزادی تھیں جو پانچوں میں سے آخر میں فوت ہوئیں۔ تو تیسری نسل نے میری دستگیری فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تو عرصے سے میرے مشفق مربی اور گویا میرے باپ ہی تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے مکمل طور پر بغیر میری کسی خوبی کے مجھے اپنے سایہ عاطفت میں لے لیا۔ لطف و وفا کی صفات تو انہیں مقدس باپ دادا سے وراثت میں ملی تھیں۔ جیتے جی انہوں نے میرا ساتھ نہیں چھوڑا۔ مگر ابھی تک صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سے رسمی تعارف کے باوجود بے تکلفانہ ملاقاتوں سے مشرف نہیں ہوا تھا کہ ایک دن میرا نصیبہ جاگا۔ حلال پور میں ہماری نئی تعمیر شدہ عبادت گاہ اور ساتھ ہمارے گھر اور دارا اور بارہ دری وغیرہ کی وڈیو فلم تیار کرنے کے لئے غالباً جرمنی سے تشریف لائے ہوئے دوستوں کی ایک پارٹی حلال پور آگئی۔ انہوں نے میرا انٹرویو ریکارڈ کیا۔ اور پھر یہ کہہ کر کہ ابھی آدھ گھنٹے کی فلم (Casette) میں گنجائش ہے۔ کسی دن ربوہ آ کر تم کچھ اور حالات ریکارڈ کروا جانا۔ چنانچہ تعمیل ارشاد میں میں ربوہ گیا۔ جب فارغ ہوا تو نہ جانے کیسے مجھے ہمت ہوئی۔ پہلے کچھ خیال بھی نہیں تھا۔ وہیں محترم ماسٹر احمد علی صاحب کے گھر سے جہاں میرا پیغام ریکارڈ ہوا۔ میں نے فون اٹھایا۔ محترم جناب صاحبزادہ صاحب سے عرض کیا کہ حضرت میں نے اپنے گاؤں میں ایک عبادت گاہ چھوٹی سی بنائی ہے کسی روز آپ وہاں تشریف لا دیں تو کرم ہوگا۔ آپ نے فوری طور پر فرمایا ہاں تو میں آجاؤں گا۔ میں چونکہ ایسے جواب کی ہرگز توقع نہیں رکھتا تھا۔ یہ جواب سن کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ معلوم ہوتا ہے اس روز آپ کے وجود کا دریا کرم خاص تموج میں تھا۔ میں نے کہا کہ جناب میں پھر نعرہ ماردوں فرمایا ''بیشک'' مگر ایک شرط ہے۔ وہاں میں چند منٹ ٹھہر سکوں گا۔ میں نے عرض کیا سیدنا حضرت مسیح موعود کے پوتے کا ایک منٹ کے لئے آنا بھی ہمارے لئے ہزار برکتوں کا موجب ہوگا۔ مگر چند منٹوں میں آپ کھانا کیسے کھا سکیں گے۔ فرمایا کھانا تو میں نہیں کھاؤں گا، بیمار ہوں، پرہیزی کھاتا ہوں۔ میں نے عرض کیا (اور اب میں آپ کی غیر متوقع مہربانی سے ''شیر'' ہو چکا تھا) کہ پرہیزی جو آپ کھاتے ہیں وہی پک جائے گی۔ بہرحال مان گئے مگر ان کے ذہن میں بعض وجوہات کی بنا پر تحفظات تھے جس لئے جلد واپسی کا فرماتے تھے۔ دیسی مرغ اور مچھلی وغیرہ کا بندوبست کیا ہوا تھا اسی طرح اور بھی ہلکی پھلکی بعض ڈشیں ایک بیمار کے لئے جو مناسب سمجھا۔ آپ کی آمد کے لئے جمعہ کا دن مقرر ہوا تھا۔

ہم چشم براہ تھے۔ ادرحمہ اور تخت ہزارہ سے آپ کی آمد کا سن کر لوگ ہمارے ہاں جمع تھے۔ ہم دو کاروں میں گاؤں سے باہر آدھا میل جا کر انتظار کرنے لگے۔ آخر وقت مقررہ پر آپ کی سواری آگئی۔ آپ کے ہمرکاب صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب اور آپ کے پرانے ساتھی مرزا امتیاز احمد صاحب بھی تھے۔ میں نے موٹر میں بیٹھے بیٹھے ہی مصافحہ کیا اور رہنمائی کے لئے ایک کار آگے اور ایک پیچھے کر دی۔ اس دوران کئی غیر احمدی بھی وہاں ہمارے دارا پر جمع ہو گئے تھے۔ جب آپ کی کار گیٹ کے اندر داخل ہوئی تو ایک غیر احمدی محمد نامی نے آپ پر نظر پڑتے ہی پرزور نعرہ لگایا۔ آپ کو بٹھایا اور جلد ہی عرض کیا کہ واش روم ساتھ ہے آپ جانا چاہیں تو۔ آپ گئے تو جب واپس آئے تو بہت خوش ہوئے کہ ایسا صاف ستھرا واش روم کا انتظام ہے۔ تو مجھے کوئی جلدی واپسی کی نہیں ہے۔ دراصل میں گھبراتا تھا کہ گاؤں ہے مجھے پیشاب کرنے کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف ہوگی۔ میں نے دوائیاں کھائی ہوتی ہیں جن کی وجہ سے پیشاب زیادہ آتا ہے۔ یہاں یہ بھی عرض کرنا نامناسب نہ ہوگا کہ مجھے آں ممدوح کی طبع نازک اور نظافت کے اعلیٰ معیار کا علم تھا۔ میں نے نئے تولئے کو اچھی طرح دھلا کر اور واش روم کی صفائی اور رگڑائی کی بڑی سختی سے تاکید کی ہوئی تھی جو آپ کے لئے سہولت کا موجب ضرور بنی۔

پھر تھوڑی دیر بعد کھانے کی میز پر تشریف لائے تو چھوٹا سا پیس مچھلی کا لے کر اس کی بے حد تعریف فرمائی۔ میں نے صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب سے عرض کیا کہ تھوڑی سی مچھلی اور دیں۔ انہوں نے کمال ادب سے عرض کیا ابا مچھلی بہت اچھی ہے تھوڑی سی اور لے لیں۔ غرض پرہیزی والی شرط بھی ہم نے اپنی دانش اور استطاعت کے مطابق پوری کر دی۔ مگر انہوں نے کم گفتن، کم خوردن، کم خفتن جو صفات و خصائل حسنہ اولیا اللہ کے ہیں ان سے وافر حصہ پایا تھا، بہت کم ہی کھایا۔ وہ شخص جس نے نعرہ لگایا تھا۔ آپ کھانا کھا کر صوفے پر بیٹھے تھے۔ تو اس نے اجازت چاہی کہ آپ کے قدموں میں بیٹھ جاؤں۔ جب اسے اجازت ملی وہ ایک پنجابی شاعر تھا تو میں نے اسے کہا کہ وہ واقعہ سنائے۔ جو نواحی گاؤں نصیر پور کلاں میں اس کے ساتھ گزرا تھا۔ اس نے بتایا کہ سردیوں کا موسم تھا۔ مجھے نصیر پور کلاں کے رانجھہ قوم کی فرمائش پر ڈھولے سنانے کے لئے وہ لوگ اپنے گاؤں لے گئے۔ جب وہاں کے زمیندار غیر احمدی مولوی صاحب کو علم ہوا۔ تو انہوں نے بڑی سختی سے حکم دیا کہ خبردار یہاں کسی نے ''بک بک کی'' وہاں کے لوگ ان کی برادری کے تھے۔ اور وہ مولوی صاحب خود زمیندار تھے اور بڑے رعب والے تھے، سردی کا موسم تھا، آدھی رات کو لوگوں نے کہا کہ مولوی صاحب سو گئے ہیں اب تم اپنا کام شروع کرو۔ اس کی خوش قسمتی کہ مولوی صاحب کسی کام کے لئے پھر گلی سے گزرے تو یہ ڈھولے سنا رہا تھا۔ مولوی صاحب وہاں رکے، پھر دارے کے اندر آئے اور فرمائش کی کہ وہی ڈھولہ پھر سناؤ، مجلس پر سناٹا چھا گیا کہ مولوی صاحب کے حکم کی خلاف ورزی پر نہ معلوم کس قدر ناراض ہوں گے۔ شاعر محمد مذکورہ نے معافی مانگی۔

مولوی صاحب نے کہا میں کچھ نہیں کہتا وہی ڈھولہ پھر سناؤ۔ اس میں جو واقعہ تم نے بیان کیا ہے وہ سچا ہے۔ گو میں مرزا صاحب کو نہیں مانتا۔ تو اسے ہمت ہوئی اور اس نے اپنی طرز میں پھر وہی ڈھولہ سنایا۔ مولوی صاحب کو بہت پسند آیا۔ چنانچہ مولوی صاحب نے کہا دوبارہ سناؤ۔ پھر تو شاعر خوشی سے پھولا نہیں سماتا تھا۔

وہ ڈھولہ کچھ اس طرح تھا۔ ''علم دین اپڑے دی ایہہ نشانی ہے۔ جیوں مرزا غلام احمد ایڑیا ھا لیکھرام تے، تے سنیا ھا کل خدائیاں۔

یعنی علم دین راجپال پر اسی طرح حملہ آور ہوا جس طرح حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے لیکھرام کا کام تمام کیا تھا۔ دنیا نے سنا تھا لیکھرام کی ہلاکت کا واقعہ اور یہ شاعر کی کم علمی تھی۔ دونوں ہلاکتوں میں زمین آسمان

کا فرق ہے۔ مگر اس واقعہ کی برکت سے شاعر کو ساری رات ڈھولے سنانے کی اجازت مل گئی۔ یہ واقعہ اس نے پوری تفصیل کے ساتھ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو سنایا۔ اور وہ ڈھولہ بھی پورے کا پورا جس میں اور بھی حملہ آوروں کی مثالیں دی گئی تھیں۔ اور ہلاک ہونے والوں کا ذکر بھی تھا۔ شکر ہے کہ یہ ترکیب حضرت موصوف کی دلچسپی کا موجب ضرور ہوئی۔

جمعہ کا دن تھا کافی احباب جمع تھے۔ میں نے عرض کیا کہ جمعہ پڑھائیں۔ تو آپ نے فرمایا میں تو نماز کرسی پر بیٹھ کر پڑھتا ہوں۔ جہاں جاتا ہوں۔ "کوئی آدمی" جمعہ پڑھانے کے لئے ساتھ لے جاتا ہوں۔ آج تو میں کوئی آدمی بھی نہیں لایا۔ اور مجھے ارشاد ہوا کہ خطبہ دوں۔ میں نے کہا مجھے "اپنا آدمی" بنالیں تا حشر میں بھی میری اسی نسبت سے شناخت تو ہو کہ حضرت امام الزمان کے لخت جگر کا آدمی ہوں۔ چنانچہ میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا ٹھیک ہے تم میری نمائندگی کرو۔

میں نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی۔ اس روز حضرت مصلح موعود کے صاحبزادے اور نبیرہ مسیح موعود کو اپنے گاؤں میں اور اپنے گھر دیکھ کر میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ اور میں نے خطبہ میں عرض کیا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب دعا کریں۔ یہاں سے ساری نحوستیں بھاگ جائیں۔ اور ساری برکتیں آجائیں۔ یہ بڑی سنگلاخ زمین ہے احمدیت کے لحاظ سے اور میں تو اس مبارک تقریب پر بے حد خوش تھا اور قادر کریم کا شکر بجا لا رہا تھا۔ جس نے اس مبارک وجود کو اپنی عمر کی کہنگی اور علالت طبع کے باوجود اتنا سفر کر کے ہمارے ہاں بھیجنے کا انتظام فرما دیا تھا۔ اور میں نے خطبے میں اپنی خوشی اور خوش بختی کا کھل کر ذکر کیا۔ اور کسی کے یہ شعر بھی پڑھے۔

اگر کیڑی کے گھر نارائن آئے
تو سمجھو اس پہ رحمت کے ہیں سائے
خدا کی ذات کا ہے یہ بھی جلوہ
دکھائے وہ جسے چاہے دکھائے

نماز جمعہ کے بعد میں نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے عرض کیا کہ آپ پسند فرمادیں تو ان لوگوں سے جو قریبی جماعتوں سے تشریف لائے ہیں۔ خطاب فرمادیں۔ آپ نے فرمایا اندر جا کر باتیں کریں گے۔ اس روز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ہم زلف میجر شیر احمد صاحب کے چھوٹے بھائی غیر از جماعت ملک لیاقت حیات صاحب اعوان بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضرت میاں سے انہوں نے بعض امور کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس سارے دن کی ویڈیو بھی ہمارے ایک عزیز نے تیار کی تھی۔ آپ نے ملک صاحب کی بہت دلداری فرمائی جو اس سے بے حد متاثر ہوئے اور آج تک اس دن کو یاد کرتے ہیں۔

یہ تیسری نسل مبارک کہ اپنے باپ دادا کی خوبو لئے ہوئے تھی۔ ان کے چہرے پرنور کے ہالے بھی دیکھے جاسکتے تھے۔ چشم بینا چاہئے۔ حضرت میاں صاحب بعارضہ قلب بیمار ہوئے تو راولپنڈی ڈاکٹر بریگیڈیئر ذوالفقار صاحب سے مشورہ کرنے گئے۔ فرماتے تھے کہ میرے واقف نہیں تھے۔ بہت سے مریض ڈاکٹر صاحب کے منتظر بیٹھے تھے۔ میں بھی بیٹھ گیا۔ ڈاکٹر صاحب آئے اسی کمرے سے گزرے مجھے دیکھا تو عملے سے پوچھا یہ صاحب کون ہیں۔ جو فلاں جگہ بیٹھے ہیں انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا تو بغیر باری کا خیال کئے فوراً آدمی بھیجا کہ انہیں بلالائیں۔ فرماتے تھے میں حیران تھا کہ مجھے سب سے پہلے کیوں کر بلایا گیا ہے۔ پہلے کبھی تعارف بھی نہیں ہوا تھا۔ اور ڈاکٹر بریگیڈیئر صاحب کہنے لگے آپ پر نظر پڑتے ہی میرے لئے یہ ممکن نہیں رہا تھا کہ آپ کو منتظر رکھا جائے الغرض ان کے دادا جان کو عرش سے جو پیغام ملا تھا۔ اس میں انہوں نے بھی تو حصہ پایا تھا۔

عشق الٰہی وسے منہ تے ولیاں ایہہ نشانی

اور یہی آبائی چہرے پرنور کی برکت ہی ڈاکٹر صاحب کو متاثر کر گئی۔

26 اپریل 1984ء کو رات دس بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہنگامی صورتحال کے پیش نظر ایک میٹنگ بلائی۔ ربوہ سے وکلاء صاحبان تحریک جدید، ناظر صاحبان، حضرت ملک سیف الرحمان صاحب اور سرگودھا سے حضرت مرزا عبدالحق صاحب اور اس عاجز کو رات دس بجے طلب فرمایا۔ اندازاً 22,20 کے قریب یہ سب دوست تھے۔ کرسیوں پر حضرت صاحب کے کمرے میں بیٹھے تھے۔ اور سامنے حضرت صاحب ایک تین سیٹوں والے صوفے پر تشریف فرما تھے۔ اس روز کی خبروں کو حضور نے ریکارڈ کروالیا تھا۔ جو ٹیپ ہمیں سنائی گئی۔ اس کے چند منٹ بعد حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تشریف لائے تو حضرت صاحب نے اٹھ کر بڑے بھائی کا استقبال کیا اور فرمایا بھائی آپ میرے پاس آجائیں۔ اور اپنے پاس صوفے پر بٹھالیا۔ پھر ایک بجے رات تک مختلف موضوعات پر بحث ہوتی رہی اور حضور نے فرمایا کل صبح دن کے دس بجے یہ صاحبان پھر یہاں جمع ہوجائیں۔ اس روز جمعہ تھا۔ چنانچہ پھر سبھی احباب حسب الحکم وہیں پر حاضر ہوگئے۔ اس روز میں نے دیکھا کہ حضرت میاں صاحب نے رات بھی اور اگلے دن بھی بہت مفید مشورے دیئے۔ حالانکہ وہ دن بہت پریشان کن اور ابتلا کے دن تھے۔ مگر کیا مجال جو اس مغل شہزادے کو ذرا بھی گھبراہٹ ہوئی ہو۔ سچ ہے یہ تو وہ لوگ تھے جن کے حوصلے ہیں زیاد۔

سچ فرماگئے تھے مسیح دوراں بیاض مسیحائی میں

سخت جاں ہیں ہم کسی کے بغض کی پرواہ نہیں
دل قوی رکھتے ہیں ہم دردوں کی ہے ہم کو سہار

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا اس ناقابل فراموش احسان کا ذکر کرآیا ہوں کہ عمر کے آخری سالوں میں کمزور صحت کے باوجود میری درخواست پر ہمارے گاؤں تشریف لائے۔ پہلے یہاں آکر کچھ وقت ٹھہرنے میں متردد تھے۔ پھر خوش ہوئے اور خواہش کی کہ میری بیگم بھی یہاں آنا پسند کریں گی۔ ہمیں اور کیا چاہئے تھا۔ وہ حضرت مسیح موعود کی نواسی اور یہ حضرت مہدی دوراں کے پوتے، ہم نے باصرار تاکیدی گزارش کی کہ ضرور تشریف لاویں اور میری بہو بیٹیاں انہیں خوش آمدید کہیں گی مگر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ آپ کی بیگم صاحبہ کا انتقال ہوگیا۔ اور یہ ہماری حسرت دل ہی دل میں رہ گئی۔ مگر یہ مغل شہزادہ باوجود اس صدمے کی زد میں آجانے کے اپنے وعدہ کے مطابق 13-4-1997 کو دوبارہ تشریف لائے اور ہمارے لئے عید سعید کی خوشیوں کا سامان پیدا فرما گئے۔ اس بار واپس روانگی سے قبل آپ نے بہت رقت آمیز الوداعی دعا کرائی۔ جس دوران ہمارے بھی اتنے آنسو بہہ نکلے کہ ہمیں اس روز کی دعا کی قبولیت کے گویا واضح اشارے مل گئے۔

اور پھر چند دن بعد اللہ تعالیٰ نے ہمارے حالات میں ایسی انقلاب آفریں تبدیلی فرمادی کہ جو یوں ایک واہمہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ اور ہر کوئی اس کی امید رکھنے کو ایک پاگل کی بڑ قرار دیتا تھا۔ مگر ان اللہ والوں کی مناجات نے ہمیشہ ناممکن کو ممکن بنایا اور ڈوبتی ڈولتی کشتی بحفاظت کنارے لگ گئی۔

استجابت کے مزے عرش بریں سے پوچھئے
سجدہ کی کیفیتیں میری جبیں سے پوچھئے

اور بقول سیدنا حضرت مصلح موعود

غیر ممکن کو بھی ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے بحیثیت وکیل التبشیر اور بحیثیت وکیل الاعلیٰ بہت غیر ملکی سفر کئے۔ کئی عبادت گاہوں کے سنگ بنیاد رکھے اور کئی ایک کا افتتاح کیا۔ بیرونی مربیان کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔ اور کئی ممالک میں پریس کانفرنسیں کیں۔

یہ لوگ ایک نشان آسمانی تھے۔ موت نے تو ایک نہ ایک وقت آنا ہی ہے۔ اس سے نہ صادقین محفوظ رہے نہ اولیاء کرام نہ انبیاء عظام مگر بحیثیت ایک زندہ قوم کا ادنیٰ فرد ہونے کے یہ خواہش ہوتی ہے۔ اور اب تو یہ خواہش ایک دلی تڑپ کی صورت اختیار کرچکی ہے کہ ان کی جگہ لینے والوں کے لئے بہت ضروری ہے کہ اپنے پیشروؤں کے نقوش قدم کی تلاش کرکے اپنے آپ کو اسی رنگ میں ڈھالیں اور وہی خوبیاں اور حسنات اپنے اندر پیدا کریں جو گزر جانے والوں میں تھیں۔ تا یہ الٰہی جماعت کہہ سکے کہ "جب ہمارا ایک سردار فوت ہوجاتا ہے اور دوسرا اس کی جگہ لینے کے لئے قریباً اسی خوبو کے ساتھ آگے آجاتا ہے۔"

اب یہ ہماری جماعت پر خاص احسان ہے کہ جماعت کو اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے۔ اس کو بھی ایک امتحان سمجھنا چاہئے۔ اور اس وقت کو نہیں فراموش کرنا چاہئے۔ جب 48-1947 میں تقسیم ملک کے بعد جب سیدنا حضرت مصلح موعود رتن باغ لاہور میں سکونت پذیر تھے تو اپنے سارے خاندان کے حضور خود ہی کفیل تھے۔ اسی میں آپ کے بھائیوں اور بہنوں کے بھی خاندان تھے۔ مالی تنگی کا زمانہ تھا۔ حضور نے حکم دیا کہ ایک وقت ایک چپاتی ہر ایک کو ملا کرے۔ اور وہ پنجابی زبان کی روٹی نہیں تھی بلکہ وہ "پھلکا" تھا جو بالکل "ہلکا پھلکا" ہوا کرتا ہے۔ اور ایک روز صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب جو ابھی ان دنوں چھوٹے لڑکے تھے۔ ان کے رونے کی آواز سن کر حضرت ممدوح نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے۔ انس کیوں رو رہا ہے تو عرض کیا گیا وہ کہتا ہے اس چپاتی سے میری بھوک نہیں مٹتی۔ بھوک لگی ہے۔ حضور نے فرمایا اور تو گنجائش نہیں میں آدھ چپاتی کھایا کروں گا۔ انس احمد کو ڈیڑھ چپاتی دیا کریں۔

(یادوں کے دریچے، مصنفہ حضرت مرزا مبارک احمد صاحب، ص55 غیر مطبوعہ)

انہی دنوں رتن باغ کے عقبی حصے میں لنگر خانہ مسیح موعود جاری تھا۔ اور ہر کوئی وہاں سے کھانا کھاتا تھا۔ بلکہ یہ ایک لطیفہ ہی ہے کہ "اسلام" نامی ایک شخص موضع للیانی ضلع سرگودھا کا رہنے والا کسی مقدمہ کے سلسلہ میں لاہور گیا۔ اسے 3,2 دن وہاں رہنا پڑا تو کھانا مسیح پاک کے لنگر سے کھاتا تھا۔

یوں سخت متعصب اور دشمن احمدیت کو مفت کھانا ملتا تھا اس لئے اپنے تعصب اور عداوت کو پس پشت ڈال کر وہیں سے کھاتا تھا۔ مگر مصلح موعود کے اپنے خاندان کی حالت اوپر بیان کرآیا ہوں۔

یہ لوگ ہوتے ہیں جو حقیقی معنوں میں رہنما کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں۔ اور افراد جماعت کی کردار سازی کے کرشمے دکھاتے ہیں۔ آپ کو سید ومرشد حضرت مصلح موعود کی زبان مبارکہ سے ہی عشاق الٰہی اور فدائیان ملت کا تذکرہ سناتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"جس طرح آسمان سے ساری دنیا پر بارشیں نازل ہوتی ہیں۔ پیاسی زمین سیراب ہوتی ہے اسی طرح یہ لوگ علم وعرفان کی ایک بارش ہیں جس طرح بارش سے پھل اور پھول اور میوے اور غذائیں پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح ان کا دامن فیض بھی وسیع ہے۔ ہر مشرقی اور عربی اور عجمی کے لئے ان کی محبت کی گود کھلی ہے۔ یہ خدائے رحمان کی صفت رحمانیت کا ایک زندہ ثبوت ہیں۔ یہ پانی کی طرح خدا تعالیٰ کی طرف بہتے اور ہواؤں کی طرح اس کی طرف اڑتے اور مشکلات اور حوادث میں زمین کی طرح ثابت قدم رہتے اور آگ کی طرح ہر قسم کی شیطنت کو جلاتے اور پہاڑوں کی طرح دنیا کی حفاظت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔" (الفضل 29 جولائی 1997ء)

حضور مصلح موعود نے فرمایا تھا اور سچ فرمایا تھا کہ

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

وہ وقت بھی آچکا ہے اور چار دانگ عالم سے یہی صدائیں اٹھ رہی ہیں اور قیامت تک لوگ تڑپ تڑپ کر یہ دعا کرتے رہیں گے کہ

ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے حلال پور گاؤں میں یہ واقعہ سنایا کہ میرا ایک اپریشن تھا۔ جو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے کیا مگر وہ

کامیاب نہ ہوا۔ اس پر حضرت اباجان کو تشویش ہوئی تو حضرت میر محمد اسماعیل صاحب نے یہ کہہ کر حضور کی پریشانی میں کمی کرنے کی کوشش کی کہ حضور دیکھیں مبارک احمد کو اللہ نے یہ خاص صفت ودیعت فرمائی ہے کہ بیماری میں ان کا چہرہ شگفتہ گلاب کے پھول کی طرح کھلا رہتا ہے۔ اس پر ذرا بھی بیماری کا اثر نہیں ہوتا۔ چنانچہ ہم نے بارہا دیکھا۔ آپ کی شدید علالت میں بھی چہرے کے حسن وتابانی میں ذرا فرق نہ آیا۔

دوسرا واقعہ آپ نے ہمارے گاؤں میں چند گھنٹوں کے قیام کے دوران یہ سنایا کہ پہلے میری ایک بیٹی تھی اب میری دو بیٹیاں ہیں اور پھر خود ہی اس راز کو کھولا۔ فرمایا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی ایک بیٹی میرے ساتھ بے حد محبت کرتی ہے۔ یوں ساری میری بھتیجیاں پیاری ہیں مگر ایک بیٹی کا یہ حال ہے اسے میرا کہیں سے پتہ چلے کہ میں لندن میں فلاں جگہ اترا ہوں تو فوراً میرے پاس پہنچ جائے گی۔ اور ''بڑے اباجان میرے ساتھ چلیں'' اور پھر اپنے گھر لے آتی ہے۔ اس کی محبت اور فدائیت کو دیکھ کر میں نے اسے اپنی دوسری بیٹی بنالیا ہے۔ پھر بھی اعزاز وشرف میری ایک پوتی کو ازراہ کرم بخشا اور فرمایا کہ اسماء نون کے اضافے سے اب میری تین بیٹیاں ہوگئی ہیں۔

بہر حال میں آپ کے اپنے گھر حلال پور تشریف لانے کو ایک انعام الٰہی تصور کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ آپ کی ہمارے گاؤں میں رقت آمیز دعائیں کبھی ضرور پھل پھول لاویں گی اور انشاء اللہ ایسی ہوائیں چلیں گی جو اپنے ساتھ باران رحمت لاویں گی اور پھر یہ سنگلاخ اور روحانی لحاظ سے بنجر زمین بھی ایک گلستان بن جاوے گی۔ کاش یہ نظارہ ہم بھی دیکھیں ورنہ ہماری نسلیں تو انشاء اللہ دیکھیں گی۔

سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، کے قدموں کے بھی قبل از زمانہ خلافت اس گاؤں کی مٹی نے بوسے لئے تھے۔ اور بھی صاحبزادگان بلکہ خواتین مبارکہ بھی یہاں تشریف فرما ہوئیں۔ ان سب کی برکات ایک دن ضرور رنگ لائیں گی۔ برکات، دعائیں کبھی پرانی اور بوڑھی تو نہیں ہوتیں میں نے یہ چند منتشر واقعات محض حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں عقیدت کے پھول کے طور پر پیش کئے ہیں۔ یہ ہرگز سوانح نگاری کی کاوش نہیں ہے۔ اور ابھی تو اپنے ایک محبوب درویش اور مستجاب الدعوات شاہزادے کا ذکر بھی میرے ذمہ ہے جنہوں نے مع دیگر افراد و خواتین مبارکہ کے میری درخواست پر میرے گاؤں تشریف لاکر ہمیں اعزاز بخشا اور دعاؤں سے نوازا۔ توفیق اللہ دے اور میں ان کرم فرماؤں کا تذکرہ کرتا رہوں کہ یہ میرے دل و جان کی شگفتگی کا باعث بنتا ہے۔

گو ان بزرگوں کے آنے سے تو غنچۂ دل کھلتا ہے
مگر میری مجبوری کی پھر بھی تشنگی قائم رہتی ہے مگر
پیاس میری نہ بجھی ہو تو مجھے کیا اس سے
چشمۂ فیض و عنایات اگر جاری ہے

تارا سا ایک

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے وصال پر

تارا سا ایک مطلعِ انوار سے گیا
میری نظر کے حلقۂ دیدار سے گیا

بیٹھا ہوا تھا سایۂ دیوار یار میں
اٹھ کر کہیں وہ سایۂ دیوار سے گیا

ہم اس کے ساتھ دامن کہسار تک گئے
آگے کہیں وہ دامنِ کہسار سے گیا

آگے کہیں سکوں ہی سکوں کی فضاؤں میں
وہ اس جہاں کی گرمیٔ بازار سے گیا

گھر اک بنا کے اس کو کہا بیت العافیت
اس بیت العافیت کے چمن زار سے گیا

ناہید وہ تو جنت الماویٰ کا تھا مکین
آخر وہیں مرے گل و گلزار سے گیا

عبدالمنان ناہید

مکرم طاہر احمد نسیم صاحب

شہاب ثاقب

جس خام مال یعنی گیسوں اور گرد و غبار کے بادلوں سے تمام اجرام فلکی پیدا ہوئے ہیں اسی کے چھوٹے بڑے ذرات جو بڑے کروں میں نہ سما سکے خلا میں ان گنت تعداد میں چھوٹی بڑی جسامت میں محو گردش ہیں۔ زمین کے گرد اگرد خلا میں یہ ذرات شہاب ثاقب کہلاتے ہیں اور ہر مکعب کلومیٹر کے فاصلہ کے اندر ایک ہزار کی تعداد کی نسبت سے پائے جاتے ہیں۔ ان کی جسامت ریت کے ذرہ سے لے کر ہزاروں ٹن کے وزنی ٹکڑے تک ہوسکتی ہے۔ جب زمین کی کشش ثقل کے زیر اثر یہ زمین کی طرف آتے ہوئے زمین کی فضا میں داخل ہوتے ہیں تو نہایت تیز رفتار ہونے کی وجہ سے فضا سے رگڑ کھا کر شدید حرارت کے زیر اثر جل کر راکھ ہو جاتے ہیں اور اس قدر کثرت سے گرتے ہیں کہ روزانہ چار سو ٹن وزن کے حساب سے یہ راکھ زمین کے وزن میں مسلسل اضافہ کرتی رہتی ہے۔ عام طور پر جب یہ 44 ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زمین سے 50 میل اوپر کی فضا میں پہنچتے ہیں تو رگڑ سے ان کا درجہ حرارت 2200 سنٹی گریڈ ہو جاتا ہے اور وہ جل کر راکھ ہو جاتے ہیں۔ ایک بہت ہی قلیل تعداد بڑا سائز ہونے کی وجہ سے پوری طرح نہیں جل پاتے اور کچھ بچا ہوا حصہ زمین پر گر پڑتا ہے۔ ایک انگریز سیاح گرین لینڈ سے ایک ایسا بڑا شہاب ثاقب انگلینڈ لے کر آیا تھا جو 36 ٹن وزنی تھا۔ چاند کے گرد چونکہ زمین جیسی فضا کا حفاظتی حصار موجود نہیں ہے اس لئے وہاں سب کے سب شہاب ثاقب نیچے گر جاتے ہیں لہٰذا چاند کی سطح کسی چیچک زدہ چہرہ سے بھی زیادہ داغدار ہے۔ زمین پر بہت خفیف نسبت سے کچھ شہاب ثاقب جلنے سے بچ کر گرتے ہیں ورگرنہ ان کی تعداد اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ 1966ء میں Leonid Shower کے دوران جو شہاب ثاقب گرنے کی پھلجھڑی تھی دو ہزار شہاب ثاقب فی منٹ کے حساب سے یہ آسمان پر ظاہر ہوئے تھے۔ ہر 33 سال کے بعد اگست کی 10 اور 13 تاریخوں کے درمیان یہ منظر آسمان پر پیدا ہوتا ہے۔ اتنی زیادہ تعداد میں ہونے کے باوجود ان کے لگنے سے کبھی کوئی موت واقع نہیں ہوئی۔ 1955ء میں ایک شہاب ثاقب امریکہ کے ایک شہر ایلا باما میں ایک مکان کو توڑتا ہوا اندر داخل ہوا اور ایک سوتی ہوئی عورت کے جسم سے رگڑ کھاتا ہوا نکل گیا۔ اب تک جو سب سے بڑا شہاب ثاقب زمین پر ملا ہے وہ جنوبی افریقہ کے ملک نامیبیا میں گرا تھا جس کا وزن 60 ٹن ہے۔ آج سے بیس ہزار سال قبل ایک 20 میٹر قطر کا لوہے اور نکل کی آمیزش سے بنا ہوا تقریباً دس لاکھ ٹن وزنی شہاب ثاقب زمین پر گرا تھا جس نے 1300 میٹر قطر کا 200 میٹر گہرا گڑھا پیدا کر دیا تھا۔ 30 جون 1908ء کو سائبیریا میں واقع ایک دریا کے کنارے ویران جگہ پر ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ ایک بہت بڑا آگ کا گولہ دیکھا گیا اور 150 کلومیٹر دور تک کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ بعد میں پتہ چلا کہ تقریباً پچاس ہزار ٹن وزنی شہاب ثاقب اس جگہ سے نیچے آ کر فضا میں پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرا جس سے 30 کلومیٹر لمبا اور ڈیڑھ کلومیٹر چوڑا جنگل کا رقبہ زمین بوس ہو کر بری طرح جھلس گیا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر یہ شہاب ثاقب کسی

باقی صفحہ 7 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37785 میں امتہ الرؤف زوجہ مبشر احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص ضلع میر پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 29-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/1000 روپے۔ 2۔ سلائی مشین مالیتی -/1000 روپے۔ 3۔ طلائی زیورات وزنی 60 گرام مالیتی -/44700 روپے۔ 4۔ ترکہ والد مرحوم 2 ایکڑ زرعی زمین پونے دو ایکڑ مالیتی -/70000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الرؤف مکان نمبر 13 بلاک نمبر 1 ٹائپ سی سیٹلائیٹ ٹاؤن میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد آرائیں خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد مولوی کرم الٰہی مرحوم میر پور خاص

مسل نمبر 37786 میں نائلہ سوسن بنت نصیر احمد آرائیں قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 18 سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 25 گرام مالیتی -/19000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نائلہ سوسن ڈھولن آباد میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد آرائیں والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد کرم الٰہی مکان نمبر 125 سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص

مسل نمبر 37787 میں بشریٰ طاہرہ بنت نصیر احمد آرائیں قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 14 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 15 گرام مالیتی -/11400 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ طاہرہ مکان سٹی سروے نمبر 15-214 ڈھولن آباد میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد آرائیں والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد کرم الٰہی میر پور خاص

مسل نمبر 37788 میں تمثیلہ خالد زوجہ خالد محمود قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر 24 سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر D-12 منصور کالونی سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 29-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/25000 روپے بذمہ خاوند محترم۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 96 گرام خالص سونا 70 گرام مالیتی -/52150 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ تمثیلہ خالد مکان نمبر D-12 منصور کالونی سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 سیف علی شاہد ولد رستم علی مرحوم D-12 منصور کالونی میر پور خاص گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد کرم الٰہی 125۔ منصور کالونی میر پور خاص

مسل نمبر 37789 میں محمد یونس بلوچ ولد جان محمد بلوچ قوم مرزانی بلوچ پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10800 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد یونس بلوچ مکان نمبر 44/A. 4. E-A سیٹلائٹ ٹاؤن اسکیم نمبر 2 میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 نور محمد بلوچ ولد غازی خان سیٹلائٹ ٹاؤن اسکیم نمبر 2 میر پور خاص گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد کرم الٰہی منصور کالونی سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص

مسل نمبر 37790 میں مہتاب بلوچ زوجہ محمد یونس بلوچ قوم میرانی بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن شہر ضلع میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 53 گرام مالیتی -/40015 روپے۔ 2۔ حق مہر -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مہتاب بلوچ سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 محمد یونس بلوچ ولد جان محمد بلوچ مسل نمبر 37789 گواہ شد نمبر 2 عبدالرزاق بلوچ ولد غازی خان سیٹلائٹ ٹاؤن اسکیم نمبر 2 میر پور خاص

مسل نمبر 37791 میں عذرہ بلوچ بنت الٰہی بخش بلوچ قوم کھوسہ بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 4 بلاک نمبر 19C سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عذرہ بلوچ مکان نمبر 4 بلاک نمبر 19C سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 فرید احمد ولد الٰہی بخش مکان نمبر 4 بلاک 19C سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد کرم الٰہی سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص

مسل نمبر 37792 میں راشدہ بلوچ بنت عبدالرحیم بلوچ قوم میرانی بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 9-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 8 گرام مالیتی -/5829 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ راشدہ بلوچ مکان نمبر M-44 E434 اورنگ آباد اسکیم نمبر 2 میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 عبدالرحیم بلوچ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالرزاق ولد غازی خان سیٹلائٹ ٹاؤن اسکیم نمبر 3 میر پور خاص

مسل نمبر 37793 میں محمد عمران بلوچ ولد عطاء محمد بلوچ قوم کھوسہ بلوچ پیشہ ٹیوٹر عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن شہر ضلع میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت ٹیوشن فیس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا

آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد عمران بلوچ مکان نمبر 4 بلاک C-19 سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد سدھو ولد فضل احمد سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد کرم الٰہی سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص

مسل نمبر 37794 میں اعجاز احمد ولد محمد اکرم قوم آرائیں پیشہ کلینک عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 24-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت کلینک مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد اعجاز احمد 836/2 کیمپ نمبر 2 نواب شاہ گواہ شد نمبر 1 محمد عثمان شاہد مربی سلسلہ وصیت نمبر 25000 گواہ شد نمبر 2 محمد اکرم ولد محمد یوسف والد موصی

مسل نمبر 37795 میں بشریٰ طارق زوجہ طارق محمود قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیمپ نمبر 2 شہر و ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 27-10-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیورات وزنی تقریباً 53 گرام مالیتی -/38000 روپے۔2۔حق مہر وصول شدہ بصورت طلائی زیورات وزنی تقریباً 53 گرام مالیتی -/38000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ بشریٰ طارق کیمپ نمبر 2 مکان نمبر 2146/71 کاموره کالونی نواب شاہ گواہ شد نمبر 1 طارق محمود خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 حاجی مطیع الرحمٰن ولد چوہدری عبدالحمید کاموره کالونی نواب شاہ

مسل نمبر 37796 میں فوزیہ شاہد بنت شاہد حسین مغل قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 30-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فوزیہ شاہد دارالعلوم جنوبی ''احد'' ربوہ گواہ شد نمبر 1 شریف احمد ولد غلام نبی دارالعلوم جنوبی ''احد'' ربوہ گواہ شد نمبر 2 مرزا محمد اکبر ولد مرزا محمد عنائت 19/21 دارالعلوم جنوبی احد ربوہ

مسل نمبر 37797 میں نذیر احمد ولد منگو نمبردار قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر 64 سال بیعت 1963ء ساکن دارالصدر غربی القمر ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 18-5-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔مکان برقبہ 10 مرلہ واقع دارالصدر شمالی کا 1/2 حصہ نصف حصہ میرے بیٹے کا ہے مالیتی ....۔اس وقت مجھے مبلغ -/1700 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/2000 روپے ماہوار کرایہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد نذیر احمد ولد منگو نمبردار دارالصدر غربی حلقہ القمر ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالستار بدر وصیت نمبر 20506 گواہ شد نمبر 2 ملک محمد رفیق ولد ملک اللہ بخش 5/11 دارالصدر غربی القمر ربوہ

مسل نمبر 37798 میں چوہدری فضل حق ولد چوہدری چاند خان مرحوم قوم راجپوت بھٹی پیشہ فارغ عمر 95 سال بیعت 1934ء ساکن 7/11 دارالیمن شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-6-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ مکان برقبہ 5 مرلہ واقع گلی نمبر 3 شاہ جمالی پارک محلّہ اسلام پورہ جڑانوالہ مالیتی -/350000 روپے۔2۔ کار مالیتی -/250000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت خورد نوش مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد چوہدری فضل حق 7/11 دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد معین اختر ولد چوہدری فضل حق پسر موصی گواہ شد نمبر 2 محمد ادریس شاہد ولد محمد اسماعیل 20/11 دارالیمن شرقی ربوہ

مسل نمبر 37799 میں ملک محمد رفیق اعوان ولد ملک نور محمد صاحب قوم اعوان پیشہ پنشنر عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر نزد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 7-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زرعی زمین برقبہ چار ایکڑ چھ کنال مالیتی -/950000 روپے۔2۔ رہائشی برقبہ ساڑھے تین مرلہ واقع احمد نگر مالیتی -/200000 روپے۔3۔ مکان برقبہ 12 مرلہ مالیتی -/150000 روپے۔اور پانچ عدد بھینسیں مالیتی -/100000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/900 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/100000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ملک محمد رفیق اعوان احمد نگر نزد ربوہ گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد طور ولد مبارک احمد طور کوارٹر نمبر 13 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 احمد علی ولد محمد یوسف احمد نگر نزد ربوہ

مسل نمبر 37800 میں نسیم اختر زوجہ ملک محمد رفیق قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر نزد ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 7-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زیورات طلائی وزنی ساڑھے نو تولے مالیتی -/67308 روپے۔2۔ حق مہر -/2000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ نسیم اختر احمد نگر نزد ربوہ گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد طور ولد مبارک احمد طور کوارٹر نمبر 13 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 احمد علی ولد محمد یوسف احمد نگر ربوہ

مسل نمبر 37801 میں نجمہ ملک بنت ملک محمد رفیق اعوان قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 7-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی اڑھائی تولے مالیتی -/10627 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ نجمہ ملک احمد نگر ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا نصیر احمد وصیت نمبر 15995 گواہ شد نمبر 2 ملک محمد رفیق اعوان،

بقیہ صفحہ 5

بڑے شہر پر گرتا تو ہائیڈروجن بم (جو ایٹم بم سے بہت زیادہ طاقتور ہوتا ہے) سے زیادہ نقصان کرتا- یہ بات حیرت انگیز ہے کہ کبھی کوئی بڑے سائز کا شہاب ثاقب آبادی پر نہیں گرا اور کسی شہاب ثاقب سے آج تک کوئی موت واقع نہیں ہوئی- یہاں یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ مریخ سیارہ اور مشتری سیارہ کی درمیانی پٹی میں جو شہاب ثاقب پائے جاتے ہیں ان کا سائز 10 میل سے لے کر 600 میل تک کی لمبائی کا ہوتا ہے اور انہیں Astroids کہا جاتا ہے جبکہ زمین کی فضا میں پائے جانے والے شہاب ثاقب Meteoroid کہلاتے ہیں اور جب یہ زمین پر گرتے ہیں تو ان کا نام Meteorite ہو جاتا ہے-

خبریں

مختلف شہروں میں بجلی کی طویل لوڈشیڈنگ

پنجاب کے مختلف شہروں میں بجلی کی غیراعلانیہ لوڈشیڈنگ سے لوگ سخت پریشان ہیں۔ روزانہ 3 سے 4 گھنٹے بجلی بند رہنے سے کاروباری حلقے تشویش میں مبتلا ہیں۔ صارفین کی شکایت ہے کہ واپڈا کا عملہ فون سننا بھی گوارا نہیں کرتا بلکہ خواتین سے بدتمیزی کی جاتی ہے۔ بجلی کی لوڈشیڈنگ سے دن کو کاروبار اور راتوں کی نیند حرام ہوگئی ہے۔ خانقاہ ڈوگراں میں 16 گھنٹے بجلی بند رہی۔ ساہیوال، حافظ آباد، گجرات، جہلم، شیخوپورہ نارنگ منڈی، پیرمحل، جڑانوالہ، چنیوٹ وغیرہ میں بھی لوڈشیڈنگ جاری ہے۔

گندم کی امدادی قیمت میں اضافہ

وفاقی کابینہ نے گندم کی امدادی قیمت میں 50روپے فی من اضافہ کردیا ہے۔ گندم کی موجودہ قیمت آئندہ سال تک برقرار رہے گی۔ عمل درآمد اپریل 2005ء میں ہوگا۔

دہشت گردی کے خلاف آپریشن

وزیرداخلہ نے وفاقی کابینہ کو دہشت گردی کے خلاف حاصل ہونے والی کامیابیوں خاص طور پر نواب شاہ میں القاعدہ کے اہم رکن امجد فاروقی کی ہلاکت اور وانا میں کی جانے والی کارروائیوں کے بارے میں بریف کیا کہ اب تک 50دہشت گرد پکڑے جاچکے ہیں اور قانون نافذ کرنے والے ادارے چاروں صوبوں میں آپریشن جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آپریشن مکمل ہونے پر حکومت پریس کو تمام تفصیلات سے آگاہ کرے گی۔

رہائشی سکیموں کی تحقیقات کیلئے کمیٹی کی تشکیل

ہاؤسنگ کی تحقیقات اور بیرونی ممالک میں رہائشی گھروں کی خریداری کیلئے عوام کو صحیح صورتحال سے آگاہ کرنے اور کسی بھی مالیاتی سکینڈل سے بچانے کیلئے حکومت نے بین الوزارتی کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔

اشیاء خورد و نوش

رمضان المبارک میں اشیاء خورد ونوش کی قیمتوں کو مستحکم رکھنے کے لئے صوبائی حکومتوں کو احکامات جاری کردیئے گئے ہیں۔ وزیراعظم اور وزراء رمضان میں خصوصی بازاروں کا دورہ کریں گے۔

بم دھماکہ سے چھ عراقی جاں بحق

موصل اور باقوبہ میں کار بم دھماکے میں چھ عراقی جاں بحق جبکہ دس امریکی زخمی ہوگئے۔ یوکرائنی صدر نے کہا ہے کہ عراق سے مرحلہ وار فوج واپس بلائیں گے۔

وزیرستان میں امریکی طیاروں کی پروازیں

چار امریکی ہیلی کاپٹر اور دو لڑاکا طیاروں نے شمالی وزیرستان کے ساتھ ملحقہ پاک افغان بارڈر کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ڈیڑھ کلومیٹر کے اندر پاکستانی علاقے میں نیچی پروازیں کرکے سرچ آپریشن کیا۔ زیرتعمیر قلعہ کا فضا سے کئی منٹ تک جائزہ لیا۔ لدھا میں سیکیورٹی فورسز اور شرپسندوں میں فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ بارودی سرنگ پھٹنے سے ایک اہلکار جاں بحق اور چار زخمی ہوگئے۔

اسرائیلی فوج کا پناہ گزین کیمپ پر حملہ

غزہ میں اسرائیلی فوج نے پناہ گزین کیمپ پر حملہ کرکے 5 فلسطینیوں کو جاں بحق اور 20 کو زخمی کردیا۔ کیمپ پر راکٹ حملے بھی داغے گئے۔

یرغمالی رہا

عراقی مزاحمت کاروں نے 2 اطالوی خواتین سمیت دس یرغمالیوں کو رہا کردیا ہے۔ رہائی پانے والوں میں عراقی امدادی کارکن اور مصری انجینئر شامل ہیں۔ روم پہنچنے پر وزیراعظم نے سینکڑوں افراد کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ فرانسیسیوں کی رہائی کیلئے معاہدہ طے پاگیا ہے۔

دہشت گردی کی وجوہات پر غور

صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ہم ہر طرح کی دہشت گردی کے خلاف ہیں۔ تاہم بین الاقوامی برادری کو دہشت گردی کی وجوہات پر غور کرنا ہوگا۔ جب تک ان وجوہات کا ازالہ نہیں کیا جاتا دنیا میں امن کا قیام ممکن نہیں۔ اٹلی میں اطالوی صدر کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس کے علاوہ مختلف تقاریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سلامتی کونسل میں غیر جمہوری توسیع کی مخالفت کریں گے۔

اسامہ بن لادن

بی بی سی نے کہا ہے کہ اسامہ زندہ ہیں یا مردہ ان کا نظریہ پھیل چکا ہے ان کی جدوجہد ختم نہیں ہوگی۔ اسامہ کے سامنے نہ آنے سے اب بھی کچھ اہم سوال اٹھتے ہیں مثلاً القاعدہ اور دنیا بھر میں جہادی سرگرمیوں میں ان کا کردار کیا ہے۔ میڈرڈ اور جکارتہ میں ہونے والے حملے یقیناً القاعدہ کے اشارے پر نہیں ہوئے لیکن اس میں ملوث لوگ یا گروپ القاعدہ سے متاثر ضرور ہیں۔ اسامہ بن لادن کے نہ ہونے سے تشدد میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اسامہ اور الظواہری اپنی تحریک کو متاثر کرتے رہتے ہیں۔

تائیوان کو نشان عبرت بنادیں گے

چین نے کہا ہے کہ اگر تائیوان نے چین کے شہر شنگھائی پر حملے کی جسارت کی تو تائیوان کو نشان عبرت بنا دیں گے۔ تائیوان ہمارا باغی صوبہ ہے اسے خودمختاری کا اعلان کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔

گوشت کے بعد سبزیاں بھی مہنگی

اخباری رپورٹ کے مطابق گوشت کے بعد سبزیاں بھی غریب آدمی کی پہنچ سے باہر ہوگئی ہیں۔ بھنڈی 60روپے کلوگرام مٹر 50روپے کلوگرام اور آلو 24روپے کلوگرام بک رہے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق سفید پوش سرکاری ملازمین اور محنت کش اب گوشت کے بعد سبزیوں سے بھی محروم ہو گئے ہیں۔ بکرے کا گوشت 200 سے سوا دو سو روپے فی کلوگرام اور بڑا گوشت 100 سے سوا سو روپے کلو فروخت ہورہا ہے۔ پھلوں کی قیمتیں بھی آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ انگور 60روپے کلوگرام گرما 25روپے۔ سیب 50روپے تک فروخت ہورہے ہیں۔

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کردیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500روپے سے 1500روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ 1400 بچے یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

شعبہ امراض چشم میں جدید سہولیات

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے شعبہ امراض چشم فضل عمر ہسپتال کو Up Grade کر دیا گیا۔ اب ہسپتال میں مندرجہ ذیل جدید سہولیات میسر ہیں۔

- ☆ شوگر سے متاثر آنکھ کے پردے کیلئے لیزر (Laser) کی سہولت
- ☆ بغیر ٹانکوں کے سفید موتیا کا آپریشن
- ☆ کالے موتیا کی تشخیص کیلئے نظر کا معائنہ
- ☆ بھینگا پن کا علاج اور آپریشن
- ☆ کارنیا (Cornea) کی پیوندکاری
- ☆ آنکھوں کے دیگر آپریشنز۔

مزید معلومات کیلئے آئی ڈیپارٹمنٹ یا استقبالیہ سے رابطہ فرمائیں

فضل عمر ہسپتال ربوہ

فون نمبرز: 04524-213970-211373

فیکس: 04524-215190-214481

ویب سائیٹ: www.foh-rabwah.org

ای میل: info@foh-rabwah.org

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
زاہد جیولرز
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: حاجی زاہد مقصود ☎ 04524-215231

دینی آرٹ کے جدید فن پارے
منتخب آیات بہت زیب ڈیزائنوں میں
مینا کاری کی صورت میں دستیاب ہیں
Multicolour International
All kind of printing, Designing, Advertising
129-C,Rehmanpura,Lahore,ph:7590106,
Email:multicolor13@yahoo.com

ربوہ میں طلوع وغروب یکم اکتوبر 2004ء

طلوع فجر	4:39
طلوع آفتاب	6:00
زوال آفتاب	11:58
وقت عصر	4:09
غروب آفتاب	5:56
وقت عشاء	7:17

کینسر، بلڈ پریشر، موٹاپا، دمہ، بے اولادی وغیرہ
صرف "لاعلاج" امراض کا علاج
ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
31/55 علوم شرقی (نور) ربوہ: ☎212694

پچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:04524-212434,Fax:213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎دکان 213649 رہائش 211649

هوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هوالناصر
مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری
زیرسرپرستی مقبول احمد خان۔ زیرنگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
بس سٹاپ بستان افغاناں۔ تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، کاشغر کار، ویجی ٹیبل ڈائی، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

C.P.L 29